Al-Qawārīr - Vol: 06, Issue: 02,
Jan – Mar 2025

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

تبدیلیٔ جنس: معاصر علماء کے افکار اور شرعی احکام کا تحقیقی جائزہ

Gender Change: A Research-Based Analysis of Contemporary Scholars' Perspectives and Islamic Rulings

Namra Amjad
Ms Scholar, Superior University, Lahore
Dr Neelam Bano
Assistant professor, Superior University, Lahore

ABSTRACT

At this time, many people in the western countries all over the world and in the whole country are suffering in the sexual gratification of their name through transsexuals, male to female and female to female, and day by day this impure and un-natural passion, forward. It continued to grow. . This serious and involving many worldly and worldly complications, the process has been made so easy by new inventions that if a person undergoes a change of outward sex, many of doctors can relax. Transgender is not a cure for a disease, a necessity, an inner river, a natural inclination, but a new way to fulfill one's sexual desire in another way, away from nature, which is completely wrong and transgressive. How many crimes does a transgender person unknowingly commit and how many commandments of God are broken just for their sexual gratification? Change of gender is to change the divine creation, which is defined as the curse of Satanic life by the team of Allah Almighty and the Messenger of Allah, and loss in this world and the hereafter. In this paper, the opinions of scholars regarding gender change have been reviewed.

Keywords: *Transsexuals, sexual desire, Transgender, gender change, complications, unnatural passion.*

اس وقت عالمی سطح پر اور خصوصاً مغربی ممالک میں کثیر طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مرد وزن جنسی تبدیلی یعنی مرد کا عورت اور خاتون کا مرد بننے کے ذریعہ اپنی نامراد نفسانی اور شہوانی تسکین میں مبتلا ہیں، اور روز بہ روز یہ افعال بد اور قدرت الٰہی سے متصادم جذبہ، بڑھتا ہی جارہا ہے۔ اس سنگین اور بہت سے دنیوی و دینی مفاسد پر مشتمل، افعال کو نئی قسم کی ایجادات کے ذریعہ اتنا آسان بنادیا گیا ہے کہ اگر کوئی فرد اپنی ظاہری جنس تبدیل کرانا چاہے تو ماہرین طب کے ذریعے بہ آسانی کرواسکتا ہے۔ جنس کی تبدیلی کسی مریض کا علاج، ضرورت، طبعی میلان نہیں بلکہ فطرت الٰہی سے ہٹ کر

CC BY

حرام راستے سے اپنی جنسی خواہش کو پورا کرنے کا جدید طریقہ ہے جس کا ارتکاب کرنا سراسر گمراہی اور حد اللہ سے تجاوز برتنا ہے۔ جنس کو تبدیل کرانے والا شخص نجانے کتنے جرائم کا ارتکاب کرتا ہے اور محض اپنی جنسی تسکین کی خاطر کتنے احکام خداوندی کو توڑتا ہے۔ تبدیلی جنس تخلیق الہی کو بدلنا ہے جس کو شیطانی زندگی اللہ تعالی اور رسول اللہ کی ٹیم کی طرف سے لعنت، اور دنیا و آخرت میں خسارے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ مقالہ ھذا میں تبدیلی جنس کے متعلق علماء کی آراء کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

اگر کسی مرد میں کچھ زنانہ جسمانی علامتیں ہوں تو انکو ختم کرکے کامل مرد بننا، اسی طرح اگر کسی عورت میں کچھ مردانہ جسمانی علامتیں ہوں تو ان علامتوں کو ختم کرکے کامل عورت بننا خواہ آپریشن کے ذریعے ہو یا ادویات کے ذریعہ شرعا جائز ہے۔ کیونلہ مرد میں زنانہ علامت ہونا یا عورت میں مردانہ علامت ہونا عیب ہے اور عیب کا ازالہ کرنا شرعا جائز ہے۔

عَن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ المُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالمُتَرَجِّلاَتِ مِنَ النِّسَاءِ (1)

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی، مردوں میں سے عورتیں بننے والوں پر اور عورتوں میں سے مرد بننے والیوں پر''۔

عَن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ (2)

''رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں اور ان مردوں پر بھی لعنت فرمائی جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں''۔

ہلی روایت میں وارد لفظ « **المُخَنَّثِينَ** » کا معنٰی ہے: ''عورت جیسا بننے والے مرد'' اور « **المُتَرَجِّلاَتِ** » سے مراد ''مردوں جیسا بننے والی عورتیں''۔ یہاں بننے سے مراد ظاہری حلیے، لباس، آواز و انداز گفتگو اور چال ڈھال وغیرہ میں ایک دوسرے کی مشابہت کرنا ہے۔ جیسا کہ دوسری روایت میں ایسے لوگوں کے لیے « **المُتَشَبِّهِينَ** » اور « **اَلْمُتَشَبِّهَاتِ** » کے الفاظ آئے ہیں یعنی عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والے مرد اور مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں۔ جنسِ مخالف سے تشبہ اختیار کرنا اتنا برا فعل ہے کہ اس فعل بد پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی اور لعنت کا مطلب اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محرومی ہے۔

تیسری روایت میں خواتین پر زینت کے بعض مصنوعی طریقوں کے سبب لعنت کی گئی ہے اس روایت کے آخر میں « **المُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ** » ''اللہ کی تخلیق کو بگاڑنے والیاں'' کے الفاظ سے اس لعنت کی وجہ کی طرف اشارہ کیا گیا کہ اصل میں زینت کے یہ طریقے اللہ کی تخلیق میں بگاڑ اور تبدل و تغیر کا ذریعہ بنتے ہیں اور اسی وجہ سے ان افعال کے فاعلین پر لعنت کی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی دو روایات میں مذکور مرد کا عورت جیسا بننے اور عورت کا مرد جیسا بننے پر بھی جو لعنت کی گئی وہ بھی اسی وجہ سے ہے کہ اس میں اللہ کی تخلیق کی مخالفت ہے جو اللہ کی تخلیق میں تبدل و تغیر کا ابتدائی قدم ہے۔

مفتی تقی عثمانی کی تبدیلی جنس پر رائے

مفتی تقی عثمانی لکھتے ہیں کہ ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو جوڑوں کی صورت میں پیدا فرمایا ہے، بعض کو نر اور بعض کو مادہ پیدا فرمایا ہے۔ نر اور مادہ کے علاوہ کوئی تیسری جنس اللہ تعالیٰ نے پیدا نہیں فرمائی، جیسا کہ حضرات مفسرین نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔ حتی کہ حضرات فقہائے کرام نے خنثیٰ، جو نر اور مادہ دونوں کے جنسی اعضاء اور علامات پر مشتمل ہوتا ہے، اس کو بھی غالب علامات کے پیش نظر، نر یا مادہ قرار دے کر، اس پر متعلقہ جنس کے احکام جاری کیے ہیں۔ بلکہ خنثیٰ مشکل، جو مردانہ اور زنانہ دونوں طرح کی جنسی خصوصیات کا حامل ہوتا ہے، اور کسی ایک جانب کو ترجیح دینے کی ظاہری وجہ بھی معلوم نہیں ہوتی، اس کے بارے میں بھی حضرات علمائے کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ خنثیٰ مشکل اگرچہ ہمارے لیے مشکل ہے، تاہم فی الواقع وہ نر یا مادہ ہی ہوتا ہے، اس لیے شریعت مطہرہ میں نر اور مادہ کے علاوہ تیسری جنس کا کوئی تصور موجود نہیں ہے۔(3)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم نے تمہیں مرد اور عورت کے جوڑوں کی صورت میں پیدا کیا ہے:

وخلقنكُمْ أَزْوَاجًا (4)

"اور تمہیں (مرد و عورت کے جوڑوں کی شکل میں ہم نے پیدا کیا۔"

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ۔ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَ إِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَن يَشَاءُ عَقِيمًا إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ(5)

"اللہ ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے، جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکے بخشتا ہے۔ یا انہیں بیٹے اور بیٹیاں (دونوں) جمع فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ ہی بنا دیتا ہے، بیشک وہ خوب جاننے والا بڑی قدرت والا ہے۔"

یہ بھی واضح رہے کہ شریعت مطہرہ نے مرد اور عورت کی جنسی تشخص کو برقرار رکھنے اور ان میں تمیز کا سختی سے حکم فرمایا ہے، حتیٰ کہ مرد اور عورت کے لیے ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنے کو موجب لعنت قرار دیا ہے۔ اسی طرح احادیث مبارکہ میں خود کو خصی کرنے سے منع کیا گیا ہے، نیز خصی ہونا محض ایک وصف کا ضیاع ہے، اس سے انسان کی جنس نہیں بدلتی، چنانچہ خصی ہونے کے بعد انسان کے جنسی اور تولیدی اعضاء اور جنسی کروموسومز اپنی سابقہ جنس کے مطابق قائم رہتے ہیں، لہٰذا خصی ہونے سے یا محض ذاتی احساس کی بناء پر اپنی جنس اصل جنس کے خلاف سمجھنے سے شرعی، عقلی اور طبی طور پر حقیقت میں انسان کی جنس نہیں بدلتی، بلکہ وہ اپنی سابقہ جنس پر برقرار رہتا ہے۔(6)

مفتی تقی عثمانی کی رائے کا جائزہ

مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ شریعت میں مرد اور عورت کے علاوہ تیسری جنس کا کوئی اعتبار نہیں ہے، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ شرعاً کسی انسان کے لیے اپنی جنس تبدیل کرنا یا خود کو دوسری جنس کی طرف منسوب کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ لہٰذا سوال میں ذکر کردہ نادرا ریگولیشنز میں مذکورہ ترمیم کے اندر نر اور مادہ کے علاوہ نر خصی (male eunuch)،

مادہ شخصی (female eunuch) اور ماورائے جنس (unisex) کو مرد اور عورت کے علاوہ الگ جنس قرار دینا شریعت کے بالکل خلاف ہے، اور اس کو شریعت کے موافق درست کرنالازم ہے۔

تبدیلی جنس پر مفتی عبدالقیوم خان ہزاری کی رائے

جنس کی تبدیلی ہر مرد یاعورت کی نہیں ہو سکتی یہ تو قدرتی طور پر کچھ آثار ظاہر ہوتے ہیں پھر آپریشن کے ذریعے اعضاء کو ظاہر کر دیا جاتا ہے۔ لہذا یہ تبدیلی مصنوعی نہیں ہوتی قدرتی ہوتی ہے جب ضرورت محسوس ہوتی ہے یعنی درد وغیرہ ہو پھر ہی آپریشن کیا جاتا ہے یہ جائز ہے۔ہاں اگر قدرتی طور پر کوئی ایسے آثار ظاہر نہ ہوں تو پھر جائز نہیں ہے۔[7]

مفتی عبدالقیوم خان ہزاری کی رائے کا جائزہ

آپریشن کے ذریعے مرد کے ظاہری اعضاء کو عورت کے ظاہری اعضاء میں تبدیل کرنا، یاعورت کے ظاہری اعضاء کو مرد کے ظاہری اعضاء میں تبدیل کرنے کو تبدیلِ جنس سے تعبیر کرتے ہیں۔ ماہر ڈاکٹر تبدیلِ جنس کے متمنی مرد جو اعضاء وجوارح کے اعتبار سے مکمل ہو اور اس میں کسی طرح کا کوئی نقص نہ پایا جائے - کے آلہ تناسل وخصیتین کو آپریشن کے ذریعے نکال دیتا ہے اور اس کی جگہ عورت کی شرمگاہ کے مثل ایک سوراخ بنا دیتا ہے، نیز دواؤں کے ذریعے وہ مرد کے جسم میں عورت کے ہارمونز - ایسی آمیزش جو دورانِ خون کے ذریعہ جسم کے سیال مادوں میں تحلیل ہو کر، افعالِ اعضاء کا سبب بنتی ہے -ڈال دیتا ہے؛ جس کی وجہ سے اس کے سینے پر ابھارپن پیدا ہو جاتا ہے اور اس کی آواز، چال ڈھال عورت کی طرح ہو جاتی ہے، اور اگر عورت اپنی جنس تبدیل کرانا چاہتی ہے، تو ڈاکٹر آپریشن کے ذریعہ اس کے سینے کے ابھار، رحم وغیرہ کو ختم کر دیتا ہے اور بچہ دانی کے سوراخ کو بند کر دیتا ہے۔ گویا تبدیلی جنس کا یہ عمل شریعت کے منافی ہے۔ اسلام جنس کی تبدیلی کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔

تبدیلی جنس پر انڈیا فقہ اکیڈمی کے علماء کی رائے

ٹرانسجینڈر ایک جدید مغربی اصطلاح ہے۔ لفظ **Transgender** دو الفاظ سے مرکب ہے۔ **Trans** کے معنی "منتقل" یا" تبدیل" کرنا، جبکہ **gender** کے معنی "جنس" کے ہیں۔

مندرجہ ذیل تعریف اقوام متحدہ کی دستاویز سے لی گئی ہے۔

مرد یاعورت جو اپنی پیدائشی جنسی شناخت سے انحراف کر کے اپنی جنسی شناخت (Gender Identity) بدل لیتے ہیں۔ مثلاً مرد سے عورت یا خنثیٰ، یاعورت سے مرد یا خنثیٰ یا بے جنس ہونا چاہتے ہیں یا اس کے علاوہ کوئی دوسری جدید شناخت اختیار کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض طبی طریقہ کار کو اختیار کرتے ہوئے ہارمون تھیراپی یا سرجری وغیرہ بھی کروالیتے ہیں۔ انہیں ٹرانس میکشوئل (Transsexual) بھی کہا جاتا ہے۔ اور بعض صرف پیدائشی جنس سے مختلف

Gender Expression یعنی جنسی اظہار کرتے ہیں یعنی وضع قطع، خلیہ، لباس اور اطوار بدل لیتے ہیں۔ انہیں کر اس ڈریسر (Cross Dresser) بھی کہا جاتا ہے۔[8]

(1) جھوٹ اور دھوکا دہی کا راستہ کھل جائے گا

اس قانون کے نتیجے میں کوئی بھی شخص اپنے لیے مخنث ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے، جبکہ حقیقت میں وہ مرد و عورت میں کچھ بھی ہو سکتا ہے اور اس کے اس دعوے کو محض اس کے گمان پر یقین رکھتے ہوئے بغیر کسی ثبوت اور شرعی طریقہ کار کو اختیار کیے بغیر مان لیا جائے گا، تو اس میں صریح جھوٹ اور دھوکے کا راستہ کھل جائے گا، جبکہ جھوٹ بولنا اور دھوکا دینا دونوں ہی ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

(لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَى الْکَاذِبِیْنَ)[9]

یعنی: جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے جھوٹ کے متعلق فرمایا:

اياكم و الكذب، فإن الكذب يهدى الى الفجور وأن الفجور يهدى الى النار وأن الرجل ليكذب ويتحرى الكذب حتى يكتب عند الله كذابا[10]

جھوٹ سے بچو، کہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم میں لے جانے کا سبب ہیں۔ کوئی شخص جھوٹ بولتا اور سوچتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ کی بارگاہ میں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

اور نبی کریم ﷺ نے دھوکا دینے والوں کی مذمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

من غشنا فليس منا [11]

جو ہمیں دھوکا دے، وہ ہم میں سے نہیں۔

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں:

"نذر و بد عہدی مطلقاً سب سے حرام ہے مسلم ہو یا کافر، ذمی ہو یا حربی، مستامن ہو یا غیر مستامن، اصلی ہو یا مرتد[12]

اور مزید یہ کہ حقیقی خنثیٰ میں سے بھی کون مرد اور کون عورت کے حکم میں ہو گا؟ اس کا فیصلہ تو شریعت مطہرہ نے کرنا ہے اور شریعت مطہرہ میں اس کا ایک مکمل طریقہ کار موجود ہے، لہٰذا اسی طریقے کو سامنے رکھ کر ہی طے کیا جاسکے گا کہ کون کس قسم سے تعلق رکھتا ہے، تو جب حقیقی مخنث میں بھی یہ لازم ہے کہ شریعت کے وضع کردہ طریقے کو اپنایا جائے، تو جس کے اولاً مخنث ہونے میں ہی شک ہو، تو اس میں اس طریقے کو چھوڑ کر محض گمان کرنے یا کسی کے کہہ دینے پر ہی فیصلہ کرنا، بالکل بھی درست نہیں، بلکہ ایسا کرنے میں شریعت مطہرہ کے احکام کی خلاف ورزی لازم آئے گی، جبکہ ہر شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے بنائے ہوئے قوانین پر عمل کرنے کا پابند ہے۔

(2) احکام شرع کے نفاذ میں مشکل ہو گی

خنثیٰ ہونے کا غلط دعویٰ مان لینے سے یہ ہو گا کہ ظاہر کی اعتبار سے اس پر خنثیٰ کے احکام لاگو ہو جائیں گے، حالانکہ حقیقت حال اس سے مختلف ہو گی یعنی وہ شریعت کے ان احکامات کا مخاطب نہ ہو گا اور پھر خنثیٰ ہونے کا دعویٰ کر لینے کے بعد اس قانون کے تحت چونکہ کوئی بھی مرد خود کو عورت اور کوئی بھی عورت خود کو مرد قرار دے سکتی ہے، تو اس کے بعد احکام شرعیہ کے نفاذ میں مشکلات پیدا ہوں گی۔ جیسا کہ وراثت کہ اس میں خنثیٰ کے احکام جدا ہیں کہ ان کے جسم میں پائی جانے والی علامتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کیا جائے گا کہ انہیں مرد کے اعتبار سے وراثت دینی ہے یا عورت کے اعتبار سے اور یونہی جو حقیقت میں عورت ہے، لیکن مرد ہونے کا دعوی کرنے کی بناء پر اسے مرد قرار دیا گیا ہو گا اور جو حقیقت میں مرد ہو گا، اسے اس کے عورت ہونے کا دعوی کرنے کی بناء پر عورت قرار دیا گیا ہو گا، تو ان کی وراثت میں جو حصہ شریعت کے مقرر کردہ اصول و ضوابط کے مطابق بنتا ہو گا، اس کا خلاف کرنا لازم آئے گا، جبکہ میراث اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا حق ہے، جو جس کے لیے جتنا مقرر کیا گیا ہے اسے اتنا ہی ملے گا، جبکہ جھوٹ بول کر اپنے آپ کو مرد یا عورت لکھوانا، بعض صورتوں میں دیگر ورثاء کا مال ناحق کھانے کو لازم کرے گا، جبکہ قرآن و حدیث میں اس کی شدید ممانعت بیان فرمائی گئی ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ[13]

"اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔"

وراثت میں مردوں اور عورتوں کے حصے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہونے کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا[14]

"مردوں کے لئے اس (مال) میں سے حصہ ہے جو ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں نے چھوڑا ہو اور عورتوں کے لئے (بھی) ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں کے ترکہ میں سے حصہ ہے۔ وہ ترکہ تھوڑا ہو یا زیادہ (اللہ کا) مقرر کردہ حصہ ہے۔"

(3) اعضا کو کاٹتے ہوئے تغییر لِخَلق اللہ اور مُثلہ (یعنی اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں خلافِ شرع تبدیلی کرنا)

اس قانون سے جنسی اعضاء کو تبدیل کروانے کی راہ ملے گی، اس کو سہارا بنا کر اعضاء میں قطع و برید کرنے کا قانونی جواز مل جائے گا اور لوگ اپنے اعضاء کو کاٹتے ہوئے تغییر لِخَلق اللہ اور مثلہ کرنے کے جرم کے مرتکب ہوں گے اور اپنے آپ کو خصی کرنا یا مرد و عورت کا اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں ایسی تبدیلی کرنا حرام ہے۔ قرآن پاک میں ہے کہ شیطان نے مردود ہونے کے بعد خدا کی بارگاہ میں ایک بات یہ کہی تھی کہ دو لوگوں سے کہے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو ضرور بدل دیں گے اور آج اگر آپریشن کے ذریعے جنس تبدیل کروائی جاتی ہے، تو یہ وہی شیطان کے دعوے کی تصدیق اور اس کے حکم پر عمل ہے۔

وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ وَمَن يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِّن دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا[15]

”میں انہیں ضرور گمراہ کردوں گا اور ضرور انہیں غلط اُمیدیں دلاؤں گا اور انہیں ضرور حکم دیتا رہوں گا سو وہ یقیناً جانوروں کے کان چیرا کریں گے اور میں انہیں ضرور حکم دیتا رہوں گا سو وہ یقیناً اللہ کی بنائی ہوئی چیزوں کو بدلا کریں گے، اور جو کوئی اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنالے تو واقعی وہ صریح نقصان میں رہا۔“

مفسر قرآن شیخ الحدیث والتفسیر ابو الصالح مفتی محمد قاسم قادری عطاری اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

”شیطان نے ایک بات یہ کہی کہ وہ لوگوں کو حکم دے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیز میں ضرور بدلیں گے۔ یاد رہے کہ اللہ عزوجل کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں خلاف شرع تبدیلیاں حرام ہیں۔ احادیث میں اس کی کافی تفصیل موجود ہے۔[16]

اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنے کے بارے میں صحیح مسلم شریف میں ہے:

" لعن الله الواشمات والمستوشمات و النامصات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغيرات خلق الله تعالى "[17]

گودنے والیوں، گدوانے والیوں، چہرے کے بال نوچنے والیوں، نچوانے والیوں اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنے والیوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔

اور مثلہ کرنے کے بارے میں حدیث پاک میں ہے:

" عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه نهى عن النهبة والمثلة "[18]

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کسی کا مال لوٹنے اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(4) ہم جنس پرستی کا فروغ

اس قانون کی وجہ سے ایک مرد اپنے آپ کو کاغذات میں عورت لکھوا کر دوسرے مرد سے جنسی تعلق قائم کر سکتا ہے، یونہی ایک عورت اپنے آپ کر مرد لکھوا کر دوسری عورت سے جنسی تعلق قائم کر سکتی ہے جو کہ ایک شنیع و قبیح فعل ہے، قرآن کریم، احادیث مبارکہ اور بزرگان دین کے فرامین میں مرد کا مرد اور عورت کا عورت سے ایسا فقیہ تعلق قائم کرنے کی سخت مذمت بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ الصلاۃ والسلام پر کیے ہوئے احسانات کو بیان کرتے ہوئے تیسرا احسان یہ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بستی سے نجات بخشی جہاں کے رہنے والے لواطت وغیرہ گندے کام کیا کرتے تھے، کیونکہ وہ بُرے لوگ اور نافرمان تھے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلُوطًا آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَت تَّعْمَلُ الْخَبَائِثَ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَاسِقِينَ﴾[19]

اور لوط (علیہ السلام) کو (بھی) ہم نے حکمت اور علم سے نوازا تھا اور ہم نے انہیں اس بستی سے نجات دی جہاں کے لوگ گندے کام کیا کرتے تھے۔ بیشک وہ بہت ہی بری (اور) بدکردار قوم تھی۔

(5) مرد و عورت کا ایک دوسرے سے مشابہت اختیار کرنا

اس قانون کے نتیجے میں مرد و عورت کا ایک دوسرے سے مشابہت اختیار کرنا پایا جائے گا، جبکہ شریعت مطہرہ نے مرد وعورت کو ایک دوسرے سے مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے اور ایسے مردوں پر لعنت کی گئی کہ جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں اور ایسی عورتوں پر لعنت کی گئی جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں، بلکہ مرد و عورت کو ایسے لباس تک پہننے سے منع کر دیا گیا کہ جس میں دوسری جنس سے مشابہت ہوتی ہو، تو جب فقط مشابہت اختیار کرنے سے بھی منع فرمادیا گیا، تو اپنی جنس تبدیل کروا کر عورت کا مرد اور مرد کا عورت بن جانا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ یہ تو مشابہت سے ہزاروں گنا زیادہ سخت، قبیح اور خبیث عمل ہے۔

مردانہ وضع اختیار کرنے والی عورتوں اور زنانہ وضع اختیار کرنے والے مردوں کے متعلق صحیح بخاری، جامع ترمذی، سنن ابوداؤد، ابن ماجہ اور دیگر کتب احادیث میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں:

"لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال" [20]

رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں۔

تبدیلی جنس پر مفتی منیب الرحمن کی رائے

واضح رہے کہ اگر ایک انسان اپنے داخلی اور خارجی اعضاء کے اعتبارت کامل طور پر ایک جنس کا ہو یعنی مکمل مرد ہو یا مکمل عورت ہو تو اسکے لیے آپریشن یا ادویات کے ذریعے جنس تبدیل کرنا "**تغییر لخلق اللہ**" ہے جو قرآن و حدیث کی رو سے ناجائز اور حرام ہے، نیز حدیث شریف میں مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں اور عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی گئی ہے، جب صرف دوسری جنس کی مشابہت اختیار کرنا لعنت کا باعث ہے تو باقاعدہ اپنی جنس تبدیل کر کے دوسری جنس اختیار کر لینا بطریق اولی محنت کا سبب ہو گا۔

مفتی منیب الرحمن لکھتے ہیں کہ دوسری صورت یہ ہے کہ اگر کسی مرد میں کچھ زنانہ جسمانی علامتیں ہوں یا کسی عورت میں کچھ مردانہ جسمانی علامتیں ہوں تو ان زنانہ علامتوں کو ختم کر کے مرد کا کامل مرد بنا اور مردانہ علامتوں کو ختم کر کے عورت کا کامل عورت بننا شرعاً جائز ہے خواہ یہ عمل آپریشن کے ذریعے ہو یا ادویات کے ذریعے، اس لیے کہ مرد میں زنانہ علامات کا پایا جانا یا عورت میں مردانہ علامات کا پایا جانا ایک عیب ہے اور عیب کا ازالہ کرنا شرعاً جائز ہے لہٰذا اس صورت میں اپنی جنس کی درستی کا عمل "تبدیلی جنس" نہیں بلکہ ""تعیین جنس" یا "تصحیح جنس" کہلائے گا البتہ اس صورت میں جب کسی مرد میں مردانہ علامات غالب ہوں لیکن کچھ زنانہ جسمانی علامتیں بھی ہوں تو اسکے لیے مردانہ صلاحیتوں کو ختم کر کے مکمل عورت بنا یا جب کسی عورت میں زنانہ خصوصیات کے ساتھ کچھ مردانہ جسمانی علامتیں بھی ہوں تو اسکے لیے زنانہ خصوصیات کو ختم کر

کے مکمل مرد بنا شرعاً ناجائز ہے خواہ یہ عمل آپریشن کے ذریعے کیا جائے یا ادویات کے ذریعے ، کیونکہ یہ دونوں صورتیں ازالہ عیب میں داخل نہیں بلکہ یہ تغییر تخلق اللہ ہے جو کہ ناجائز اور حرام ہے۔[21]

مزید لکھتے ہیں کہ تیسری صورت یہ ہے کہ کسی شخص میں مردانہ اور زنانہ علامات برابر ہوں (مثلاً مذکر اور مؤنث دونوں کی شرمگاہ ہو) یا دونوں شرمگاہ نہ ہوں جس کی وجہ سے اسکی جنس کا تعین نہ ہو سکے جس کو اصطلاح میں خنثیٰ مشکل کہا جاہے ہے تو ایسے شخص کا آپریشن یا علاج کے ذریعے کسی ایک جنس کو غالب کرکے مکمل مرد یا مکمل عورت بن جانا شرعاً جائز ہے کیونکہ بیک وقت مردانہ اور زنانہ علامات کا ہونا عیب ہے ، پھر اس عمل کے بعد اس پر اُسی جنس کے احکام جاری ہونگے جو غالب ہے۔ لیکن آپریشن یا علاج کے ذریعے کوئی جنس متعین کروائے بغیر محض مردوں یا عورتوں والا حلیہ اختیار کر لینے سے یا خود کو مرد یا عورت کہہ دینے سے وہ شخص مرد یا عورت نہیں بن جائے گا بلکہ خنثیٰ مشکل ہی رہے گا اور اس پر خنثیٰ مشکل کے ہی احکام جاری ہونگے۔[22]

مفتی منیب الرحمن کی رائے کا جائزہ

قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے تمہیں (مرد و عورت) کے جوڑوں کی صورت میں پیدا فرمایا ہے چنانچہ مفسرین نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ انسان کی جنس مذکر اور مؤنث میں منحصر ہے، مذکر اور مؤنث کے علاوہ کوئی تیسری جنس شرعاً ثابت نہیں ہے حتیٰ کہ فقہاء کرام نے خنثیٰ کو بھی غالب علامات کے پیش نظر مرد یا عورت قرار دے کر اس پر مردوں اور عورتوں والے احکام ہی جاری کیے ہیں بلکہ خنثیٰ مشکل جس میں مردانہ اور زنانہ دونوں علامات اور خصوصیات ہوں اور کسی ایک جانب کو ترجیح دینا ممکن نہ ہو اسکے بارے میں بھی علماء کرام نے تصریح کی ہے کہ خنثیٰ مشکل اگرچہ ہمارے لیے مشکل ہے لیکن حقیقت میں اللہ کے ہاں وہ مرد یا عورت ہی ہوتا ہے اس لیے شریعت مطہرہ میں مذکر اور مؤنث کے علاوہ تیسری جنس کا کوئی تصور موجود نہیں ہے۔

البتہ خنثیٰ مشکل کے ظاہری احکام کو دیکھا جائے تو فقہاء کرام نے اسکے لیے الگ سے احکام ذکر کیے ہیں جن میں سے بعض احکام مردوں والے اور بعض احکام عورتوں والے ہیں مثلاً نماز میں عورت کے بیٹھنے کی طرح بیٹھنا، ریشمی کپڑا اور زیور نہ پہننا، حالت احرام میں سلا ہوا کپڑا پہنا، بغیر محرم کے تنہا سفر نہ کرنا، میراث میں اسکو مرد اور عورت فرض کر کے اقل (کمتر) حصہ دینا وغیرہ، تو ان احکام کے اعتبار سے خنثیٰ مشکل کو تیسری جنس قرار دیا جاسکتا ہے لیکن واقع اور نفس الامر کے اعتبار سے خنثیٰ مشکل کوئی الگ جنس نہیں ہے۔

انڈیا فقہ اکیڈمی کے علماء کی آراء کا جائزہ

اس قانون کے نتیجے میں بے پردگی اور بے حیائی کو فروغ ملے گا کہ ایک شخص مرد ہونے کے باوجود صرف کاغذات میں اپنے آپ کو عورت لکھوا کر لڑکیوں کے درمیان جاسکتا ہے اور سرعام بے حیائی و بے پردگی کر سکتا ہے جو کہ سخت ناجائز و گناہ ہے اور اگر معاذ اللہ ! حقیقی جنس کی تبدیلی کے ذریعے مرد عورت بنے یا عورت مرد بنے، تو اس میں ایک خرابی یہ ہے کہ ایسے آپریشن میں بلاوجہ شرعی مرد و عورت کو اپنا ستر دوسروں کے سامنے کھولنا پڑتا ہے اور دوسرا شخص یعنی ڈاکٹر بلاوجہ شرعی ان اعضاء کو دیکھتا اور چھوتا ہے اور یہ عمل حرام ہے، کیونکہ یہ عمل اسلام جیسے خوبصورت دین کی اعلیٰ انسانی فطرت و

جبات یعنی حیا کے صریح خلاف ہے اور پوشیدہ اعضاء کو بلا عذر شرعی دیکھنا، چھونا، دونوں کام ہی ناجائز و حرام ہیں کہ مرد کو ناف سے لے کر گھٹنوں سمیت اپنا ستر چھپانا لازم ہے اور بلا ضرورت شرعیہ اس کا ترک حرام ہے۔

عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

﴿ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ﴾[23]

اور اپنی زینت نہ دکھائیں، مگر جتنا (بدن کا حصہ) خود ہی ظاہر ہے۔

دوسرے کے ستر کی طرف نظر کرنے کے بارے میں صحیح مسلم میں ہے:

"ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لا ينظر الرجل إلى عورة الرجل، ولا المرأة إلى عورة المرأة "[24]

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرد، مرد کے ستر کی طرف نظر نہ کرے اور عورت، عورت کے ستر کی طرف نظر نہ کرے

بدنگاہی کرنے اور کروانے والے پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے، چنانچہ شعب الایمان اور السنن الکبری للبیہقی میں ہے:

" عن الحسن قال : بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : لعن الله الناظر والمنظور إليه"[25]

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدنگاہی کرنے والے اور کروانے والے پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے۔

قرآن کریم میں انسان کی صرف دو انواع یعنی مذکر اور مؤنث کا ہی ذکر کیا گیا ہے اور حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے انسان سمیت تمام جانوروں کی مذکر اور مؤنث دو ہی جنسیں نہیں بنائی ہیں، ان کے علاوہ کسی اور جنس کا ذکر قرآن وحدیث اور مذاہب اربعہ (حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ) کی کتب میں کہیں نہیں ملتا، چنانچہ انسان کی صرف دو جنسیں ہونے پر قرآن وحدیث میں صریح دلائل موجود ہیں، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

پہلی دلیل: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک جگہ ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا[26]

"ترجمہ اے لوگو! حقیقت یہ ہے کہ ہم نے جنہیں ایک مرد اور ایک عورت سے ہم پیدا کیا اور تمہارے اور تمہیں مختلف قوموں اور خاندانوں میں اس لیے تقسیم کیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کی پہچان کر سکو۔"

دوسری دلیل: اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء میں ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيرًا وَنِسَاءً[27]

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہاری پیدائش (کی ابتداء) ایک جان سے کی پھر اسی سے اس کا جوڑ پیدا فرمایا پھر ان دونوں میں سے بکثرت مردوں اور عورتوں (کی تخلیق) کو پھیلا دیا۔"

تیسری دلیل: اللہ تعالیٰ نے سورہ فاطر میں ارشاد فرمایا:

وَاللَّهُ خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجًا (28)

"اور اللہ ہی نے تمہیں مٹی (یعنی غیر نامی مادّہ) سے پیدا فرمایا پھر ایک تولیدی قطرہ سے، پھر تمہیں جوڑے جوڑے بنایا۔"

ان کے علاوہ اور بھی آیت مبارکہ میں سے بعض میں صراحتاً اور بعض میں اشارتاً انسانوں کی صرف دو جنسوں یعنی مذکر اور مؤنث کا ہی ذکر ملتا ہے۔

چوتھی دلیل: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے علاوہ دیگر جانوروں اور پرندوں کی بھی دو ہی جنسیں بیان فرمائی ہیں اور قرآن کریم میں بھی ان کی دو ہی جنسوں کا تذکرہ کیا گیا ہے، چنانچہ عذاب آنے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

احملْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ} (29)

"ہم نے کہا کہ اس کشتی میں ہر قسم کے جانوروں میں سے دو دو کے جوڑے سوار کر لو۔"

تبدیلی جنس پر جامعۃ الرشید کے علماء کی رائے

جہاں تک احادیث مبارکہ اور فقہائے کرام رحمہم اللہ کی عبادات میں مرد و عورت کے علاوہ خنثیٰ (جس کے دونوں قسم کے جنسی اعضاء ہوں یا دونوں نہ ہوں، اس کو انگلش میں انٹر سیکس (Intersex) کہتے ہیں) کے ذکر کا تعلق ہے تو وہ بھی اپنی حقیقت کے اعتبار سے مرد یا عورت ہوتا ہے، اسی لیے مذاہب اربعہ کے فقہائے کرام رحمہم اللہ نے تصریح کی ہے کہ اولاً خنثیٰ کو مذکر و مؤنث کی علامات کے پیش نظر مرد یا عورت کی جنس میں ہی داخل کرنے کی کوشش کی جائے گی، البتہ اگر اس کے مرد یا عورت ہونے کی تعیین مشکل ہو جائے تو عدم تعیین جنس کی وجہ سے اس کو خنثیٰ مشکل شمار کیا جائے گا اور اس پر احتیاط کے تقاضے کے مطابق بعض احکام مردوں والے اور بعض عورتوں والے جاری ہوں گے، جیسے نماز میں عورت کے بیٹھنے کی طرح بیٹھنا، ریشمی کپڑا اور زیور نہ پہننا، حالت احرام میں سلام ہوا کپڑا پہننا اور کسی مرد یا عورت کے سامنے ستر نہ کھولنا، بغیر محرم کے تنہا سفر نہ کرنا اور کسی نامحرم مرد یا عورت کے ساتھ خلوت نہ کرنا وغیرہ۔

لیکن اب اس شعبہ کے بعض اسپیشلسٹ ڈاکٹروں سے معلومات لی گئیں، جن میں اسلام آباد کے ڈاکٹر عنصر جاوید چیئرمین اور سائکالوجسٹ برتھ ڈیفیکٹس فاؤنڈیشن (Chairman and Psychologist Birth Defects Foundation اور کراچی کے ڈاکٹر فرحان صدیقی کنسلٹنٹ یورالوجسٹ اینڈ انٹرالوجسٹ (Consultant Urologist and Enterologist) کے نام کر فہرست ہیں، انہوں نے بتایا کہ خنثیٰ (Intersex) کی ظاہری جنسی اعضاء اور باطنی تولیدی اعضاء کے اعتبار سے چار قسمیں ہوتی ہیں، بعض ظاہری اعتبار سے مرد اور اندرونی نظام کے اعتبار سے عورت ہوتے ہیں، بعض اس کے برعکس ہوتے ہیں اور بعض میں دونوں جنسوں کے ظاہری اور باطنی

اعضاء ہوتے ہیں، مگر ان میں سے کسی ایک جنس کے اعضاء میں نقص ہوتا ہے اور بعض کے دونوں قسم کے اعضاء کامل ہوتے ہیں، لیکن بہر حال اب ان چاروں اقسام کے خنثیٰ کا میڈیکل سائنس میں علاج کیا جاتا ہے اور الٹراساؤنڈ، ایکسرے اور دیگر ٹیسٹوں کے ذریعہ ظاہری جنسی اعضاء اور باطنی تولیدی اعضاء جیسے ہارمونز اور کروموسومز وغیرہ کے معائنہ کے بعد خنثیٰ کی جنس مرد یا عورت متعین ہو جاتی ہے، ڈاکٹر عصر جاوید صاحب نے یہ بھی بتایا کہ ہم نے ایک سو اناسی (179) خنثیٰ بچوں کے آپریشن کیے، اب وہ سب کے سب کامل مرد یا کامل عورت ہیں۔[30]

جامعۃ الرشید کے علماء کی آراء کا جائزہ

مذکورہ بالا تفصیل سے واضح ہو گیا کہ اب خنثیٰ مشکل کا وجود تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے، اس لیے اب طبی تحقیق اور معائنہ کے بعد ہر خنثیٰ کو مرد یا عورت کی جنس میں ہی داخل کرنا ضروری ہے۔ اگرچہ فقہائے کرام رحمہم اللہ نے خنثیٰ مشکل سے متعلق مستقل احکام ذکر فرمائے ہیں، جیسا کہ بعض احکام پیچھے ذکر کیے گئے ہیں، مگر اب چونکہ اس کی جنس کی تعیین ہو جاتی ہے، اس لیے اب خنثیٰ کی اس نوع پر بھی مرد یا عورت کے احکام جاری ہوں گے، جیسا کہ غیر خنثیٰ مشکل کا حکم کتب فقہ میں مذکور ہے۔ اس کے علاوہ خصی ہونے سے شرعی اور طبی اعتبار سے انسان کی جنس نہیں بدلتی، بلکہ وہ شخص شرعاً اپنی پیدائشی جنس پر برقرار رہتا ہے، نیز خصی ہونے میں ایک انسانی وصف کا ضیاع ہے، جس کی شریعت اجازت نہیں دیتی۔

خلاصہ یہ کہ شرعی اور فطری دونوں اعتبار سے انسان کی مرد و عورت صرف دو ہی جنسیں ہیں، کائنات میں انسان کی کسی تیسری جنس کا کوئی وجود نہیں ہے، لہٰذا سوال میں ذکر کردہ نادرا ریگولیشنز میں مرد و عورت کے علاوہ یونی سیکس (unisex)، خصی مرد اور خصی عورت کی جنس کا اضافہ کرنا اور ہر شخص کی جنس اس کی مرضی کے مطابق لکھنا جائز نہیں ہے۔

چنانچہ مسلم شریف کی حدیث صحیح میں حضور اکرم ﷺ کا فرمان منقول ہے کہ ماں کے پیٹ میں نطفہ کو جب بیالیس دن گزر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتے ہیں جو اس کی شکل و صورت، اعضاء، گوشت اور ہڈیاں بناتا ہے، پھر وہ فرشتہ اللہ تعالیٰ سے پوچھتا ہے کہ یا رب! اس کو مذکر بنانا ہے یا مؤنث تو اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے مطابق اس کے مذکر یا مؤنث ہونے کا فیصلہ فرماتے ہیں، دیکھیے عبارت:

> **حدثني أبو الظاهر أحمد بن عمرو بن سرح، أخبرنا ابن وهب، أخبرني عمرو بن الحارث عن أبي الزبير المكي، أن عامر بن واثلة، حدثه أنه سمع عبد الله بن مسعود، يقول: الشقي من شقي في بطن أمه والسعيد من وعظ بغيره ، فأتى رجلا من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقال له: حذيفة بن أسيد الغفاري، فحدثه بذلك من قول ابن مسعود فقال: وكيف يشقى رجل بغير عمل ؟ فقال له الرجل: أتعجب من ذلك ؟ فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إذا مر بالنطفة ثنتان وأربعون ليلة ، بعث الله إليها ملكا، فصورها و خلق سمعها وبصرها وجلدها ولحمها وعظامها، ثم قال: يارب أذكر أم أنثى ؟**

فيقضي ربك ماشاء، ويكتب الملك، ثم يقول: يارب أجله، فيقول ربك ما شاء ويكتب الملك، ثم يقول: يا رب ،رزقه فيقضي ربك ما شاء، ويكتب الملك، ثم يخرج الملك بالصحيفة في يده فلا يزيد على ما أمر ولا ينقص(31)

اس سے معلوم ہوا کہ کسی انسان کا مرد یا عورت ہونا خالص اللہ تعالیٰ کا تکوینی اور تشریعی فیصلہ ہے اور انسانوں کے حق میں اللہ تعالیٰ کے اس فیصلہ کی پہچان انسان کے ظاہری جنسی اعضاء اور باطنی تولیدی اعضاء پر رکھی گئی ہے اور مرد و عورت سے متعلقہ شریعت کے تمام احکام کی بنیاد بھی اسی پر ہے، لہذا جس انسان کے جنسی اعضاء مردوں والے ہوں شریعت کی نظر میں وہ مرد ہو گا اور مردوں سے متعلق تمام احکام پر عمل کرنا اس پر لازم ہو گا اور جس کے مذکور داعضاء عورتوں والے ہوں تو شرعاً اس کو عورت شمار کیا جائے گا اور عورتوں سے متعلقہ تمام احکام اس پر لاگو ہوں گے۔ لہذا کسی بھی فرد کو اس کے ذاتی احساسات اور رجحانات کی بنیاد پر جنس کی شناخت کا اختیار دینا اور اس کے مطابق اس کی جنس کی رجسٹریشن کرنا بالکل جائز نہیں۔

یہ بھی واضح رہے کہ شریعت کے اس اہم مسئلہ میں نادرا کے لیے تبدیلی جنس کا قانون عذر شرعی نہیں ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ قانون خود قرآن وسنت اور آئین پاکستان کے صریح متصادم ہے، کیونکہ پاکستان کے آئین میں تصریح ہے کہ پاکستان میں کوئی بھی قانون قرآن وسنت کے خلاف نہیں بنایا جائے گا، نیز شریعت کے خلاف کام میں حاکم کی اطاعت جائز نہیں ہوتی(32)

وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ وَمَن يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِّن دُونِ اللهِ (33)

"میں انہیں ضرور گمراہ کردوں گا اور ضرور انہیں غلط اُمیدیں دلاؤں گا اور انہیں ضرور حکم دیتا رہوں گا سو وہ یقیناً جانوروں کے کان چیرا کریں گے اور میں انہیں ضرور حکم دیتا رہوں گا سو وہ یقیناً اللہ کی بنائی ہوئی چیزوں کو بدلا کریں گے، اور جو کوئی اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنالے تو واقعی وہ صریح نقصان میں رہا۔ شیطان انہیں (غلط) وعدے دیتا ہے اور انہیں (جھوٹی) اُمیدیں دلاتا ہے اور شیطان فریب کے سوا ان سے کوئی وعدہ نہیں کرتا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ وہاں سے بھاگنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے۔"

تبدیلی جنس پر دارالعلوم دیوبند کی رائے

جنسی تسکین کے حوالے سے انسان جب حد سے تجاوز کرتا ہے اور فطری طریقہ کو چھوڑ کر دوسرا طریقہ اختیار کرتا ہے تو نوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ وہ اب مردوں سے نہیں؛ بل کہ جانوروں سے بھی اپنی جنسی خواہش پوری کرنے کی نامراد کوشش کرتا ہے، آج مغربی ممالک میں ہر اس عمل کو جائز قرار دیا جارہا ہے جس کا تعلق جنس کی تسکین سے ہو، چاہے

مردوں کا مردوں سے یا عورتوں کا عورتوں سے نکاح کا مسئلہ ہو، یا جانوروں سے جماع کرنے کا مسئلہ ہو، یا تبدیلیِ جنس کا مسئلہ ہو اور نہ صرف اس کو جائز قرار دیا جاتا ہے؛ بل کہ اس کو قانونی سطح پر منظوری بھی دے دی جاتی ہے۔
یہ بات بغیر کسی شک وتردّد کے کہی جاسکتی ہے کہ فطرتِ الٰہی سے ہٹ کر نفسانی خواہش کو پورا کرنے کے جتنے بھی طریقے اختیار کر لیے جائیں وہ تسکین کا ذریعہ بننے کے بجائے پہلے سے بھی زیادہ خواہش کو بھڑکا دیتے ہیں؛ چنانچہ جب عورت پر اکتفا نہیں کیا گیا تو مردوں تک نوبت پہنچی، پھر جانوروں کی باری آئی اور اب مردوں کو عورت بننے اور عورتوں کو مرد بننے کا شوق وجذبہ پیدا ہو گیا۔
افسوس اس پر نہیں کہ دنیا میں کچھ لوگ ایسے بھی پیدا ہو گئے جو اس عمل کا ارتکاب کرتے ہیں؛ بل کہ افسوس اس پر ہے کہ اب مغربیت سے متاثر مسلمانوں میں سے بھی کچھ نام نہاد محققین فطرتِ الٰہی کے خلاف اور عذابِ خداوندی کو نازل کرانے والے اس عمل کو شریعت کے نقطۂ نظر سے جائز قرار دینے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

دارالعلوم دیوبند علماء کے تبدیلی جنس پر دلائل

۲۴/۴/۲۰۰۴/ کو کویت میں منعقدہ ایک مجلس میں تبدیلِ جنس کے جواز کے حوالے سے، ایک عدالتی فیصلہ سنایا گیا اور اس پر دلائل بھی دیے گئے، جو درج ذیل ہیں:

(1) جنسی تبدیلی کی آرزو رکھنے والا فرد بعض دفعہ حالات کے ہاتھوں مجبور ہو جاتا ہے، وہ مزاجی اعتبار سے ذہنی دباؤ کا شکار ہو جاتا ہے اور نوبت یہاں تک جاتی ہے کہ وہ خود اپنے ہاتوں اپنی جان کا دشمن بن جاتا ہے۔لہذا اس کی کمزوری اور اس عذر کی بنیاد پر اسے رعایت دینی چاہیے۔

(2) جنسی تبدیلی کے عمل کو جائز قرار دینا چاہیے جو کہ اس اصول فقہ کے اس قاعدہ کے مطابق ہے ضروریات حرام چیزوں کو حلال بنا دیتی ہیں۔

(3) جنسی تبدیلی کے ضمن یہ بھی جواز پیش کیا گیا کہ یہ اللہ کی تخلیق میں ردوبدل نہیں بلکہ معض میں مبتلا فرد کی حالت کو بہتر کرنا مقصود ہے۔

(4) اسی طرح سے پیش کردہ جواز میں ایک رائے یہ بھی دی گئی کہ جنس سے مراد اعضاء ظاہر یہ نہیں بلکہ ظاہر اور باطن دونوں اس میں شامل ہیں۔

(۶) شریعت کے مقاصد وعلل کی طرف نظر کرتے ہوئے بھی یہ عمل جائز ہونا چاہیے؛ کیوں کہ شریعت میں مریض کو علاج کرانے کی اجازت دی گئی ہے۔

اسلامی تعلیمات اور اس کے شرعی مقاصد وعلل کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس عمل کی اجازت ہونی چاہئے کیوں کہ شریعت میں مریض کو علاج کروانے کا مکمل اختیار ہے۔

دارالعلوم دیوبند کی آراء کا جائزہ:

(۱) پیش کردہ دلیل اول سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے اختیارات سے خارج ہو جاتا ہے اور اس کا اندرونی دباؤ اِس درجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ وہ اس فعل کے حوالے سے فقط مجبور بن جاتا ہے، نیز اس سلسلے میں دوسری التجاء یہ ہے کہ اگر اس بنیاد پر جنسی تبدیلی کو حلال کر دیا جائے تو یہ علت ان گنت جرائم کے جائز ہونے کی دلیل بن جائے گی۔

(۲) "ضروریات حرام اشیاء کو حلال بنا دیتی ہیں" اس قاعدہ کی بنیاد پر جنسی تبدیلی کو حلال کر دینا اور پیش کردہ اصول کو اپنے محل میں استعمال نہ کرنا یہ فقہ واصول فقہ کے شعور نہ ہونے کی دلیل ہے۔

(۳) مثال کے طور پر اگر اس کو ضرورت مان بھی لیا جائے تو تب بھی ہر ضرورت، سے حرام چیز حلال نہیں ہو جایا کرتی، بل کہ ضرورت سے ایسی ضرورت مراد ہے جو محظور وممنوع سے بڑھی ہوئی ہو؛ چنانچہ علامہ "سبکی" نے اس کی صراحت کی ہے: "الضروراتُ تُبیحُ المحظورات بشرطِ عدمِ نُقصا نِھا عنھا"(۲) پیش کردہ بات قاعدہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جنس میں تبدیلی کے عمل سے خالق کائنات کی تخلیق میں کھلواڑ کرنا اور دوسری ہیت سے مشابہت اختیار کر لینا ان کبائر گناہوں میں سے ہے، جن پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے لعنت کی ہے۔

(۴) ایک طرف اگر یہ اصول ہے کہ "ضروریات حرام کو حلال کر دیتی ہیں" تو دوسری جانب اصول یہ بھی ہے: "یعنی ایک ضرر کو ختم کرنے میں اگر دوسرا ضرر ہو رہا ہے تو اب اس ضرر کو ختم نہیں کیا جائے گا اور جنسی غیر کے عمل بد سے شعور انسانی واِحساس اور اندرونی مزاج کی کیفیت کی وجہ سے واضح ہونے والے نقصان کی بظاہر ختم تو کیا جاتاہ لیکن اِس کی سب سے دیگر کیا کیا خرابیاں ونقصانات پیدا ہوتے ہیں اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے، اس عمل سے پورا معاشرہ فساد کا شکار ہو جاتا ہے۔

(۵) تیسری دلیل بھی بہ چند وجوہ باطل ہے(۴) یہ دعوی کرنا کہ "تشبّہ بالجنس الآخر" کی حرمت کا تعلق لباس، زینت، چال ڈھال، بات چیت میں مشابہت سے ہے، تو یہ دعویٰ بلا دلیل ہے؛ کیوں کہ فقہاء کرام نے صراحت کی ہے کہ "تشبّہ" سے مراد ایک جنس کا دوسری جنس سے ایسی چیز میں مشابہت اختیار کرنا ہے جو اس جنس کے ساتھ خاص ہو؛ چنانچہ علامہ ابن حجر الھیثمی نے فرمایا: "تشبہ الرجال بالنساء فیما یختص بہ عرفاً" نیز مرد کی قبر کو دفن کے وقت چھپانے کی ممانعت صراحتاً عورتوں کے ساتھ مشابہت ہی کی وجہ سے ہے؛ اس سے معلوم ہوا کہ مشابہت کا انحصار مذکورہ چار چیزوں میں ہی نہیں(۵)، عورتوں سے مشابہت کی ممانعت مطلق ہے جیسا کہ بخاری کی روایت ہے: **عن ابن عباس رضى الله عنه أنه قال: لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال،** لہٰذا مذکورہ چار چیزوں کے ساتھ مشابہت کو مقید کرنے کے لیے دلیل کی ضرورت ہے۔

نتائج/حاصلات

تبدیلی جنس مرد سے عورت اور عورت سے مرد بذریعہ سرجری کے یا دوا کے زریعے سے درج ذیل نتائج جنم لے سکتے ہیں۔

عورتوں کو کسی بھی حالت میں مرد لینے کی خواہش نہیں کرنی چاہئے اور نہ مردوں کو عورت بننے کی۔ اللہ تعالی کی مرضی اور حکم کے مطابق مردوں کے فرائض مرد اور عورتوں کے فرائض عورت ہی زیادہ بہتر طریقہ سے ادا کر سکتی ہے اگر اس کے برعکس کیا گیا تو معاشرہ عدم توازن کا شکار ہو جائے گا اور امہار اور پکار پیدا ہو جائے گا۔

تبدیلی جنس شرعی لحاظ سے حرام ہے کیوں کہ یہ اللہ تعالی کی تحقیق میں تغیر ہے اور یہ شیطانی عمل ہے جیسا کہ جور جو پانی بطور من بود والمرهم عيون خلق اللو **100** کے زمرے میں آیا ہے۔ اس کے علاوہ ملک احادیث میں اس کی ومت اور حرمت آتی ہے۔ تمییین جنس کی شریعت اجازت دیتی ہے کہ جہاں پیدائشی طور پر کسی انسان کی جنس کی وضاحت نہیں ہوئی ہو تو وہاں ایک خاص مدت کے بعد اس کی تبیین جنس کے لئے سرجری کرائی جا سکتی ہے تاکہ اس انسان کی جنس واضح ہو جائے اور یہ سرجری علاج کی غرض سے کی جاتی ہے کہ اس سے بیماری کا علاج مقصود ہوتا ہے نہ کہ اللہ کی تخلیق میں تبدیلی۔ تبدیلی جنس کے نتیجے میں معاشرتی اور معاشی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں کہ جہاں ایک انسان معاشرے میں بطور مرد زندگی گزار رہا ہوتا ہے اور اس کی معاشرے میں جو ذمہ داریاں ہیں ان کے پورا کرنے میں تبدیلی جنس سے دشواری بلکہ تعطل آتا ہے۔ ایک انسان جو معاشرے میں عورت کی حیثیت سے اپنی زندگی گزار رہا ہے اور عورت ہونے کی حیثیت سے جو ذمہ داریاں بھار رہا ہے، تبدیلی جنس سے اس ذمہ داریوں کے پورا کرنے میں ناکامی ہوتی ہے۔ اگرچہ مادر پدر آزاد معاشروں نے تو خودکشی کی بھی حمایت شروع کر دی ہے، لیکن ہمارا روئے سخن، ان انسانوں اور معاشروں کی طرف ہے، جو خود کو شریعتِ الٰہی اور فطرتِ انسانی کا پابند سمجھتے ہیں۔ اسلامی ممالک میں اس قسم کے نفسیاتی مریضوں، خواہشات کے اسیروں، اور جنس و نسل کے فطری نظام سے بغاوت کرنے والوں کی حمایت کرنا، یا ان کے نام نہاد حقوق کے تحفظ کی بات کرنا، یہ سب انتہائی قابلِ مذمت فعل ہے، اور عذابِ الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

(1) البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، لاہور، مکتبہ رحمانیہ، 2011ء، الرقم: 5886

(1) al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Lahore, Maktabah Raḥmāniyyah, 2011.

(2) ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی، لاہور، شبیر برادرز، 2015ء

(2) Tirmidhī, Abū ʿĪsā Muḥammad ibn ʿĪsā, Sunan al-Tirmidhī, Lahore, Shabbīr Brothers, 2015

(3) عثمانی، مفتی تقی، اصلاحی خطبات، کراچی، میمن اسلامک پبلیشرز، ۲۰۱۹ء، ج:۱، ص:۱۶۲

(3) ʿUthmānī, Muftī Taqī, Iṣlāḥī Khuṭbāt, Karachi, Maiman Islāmī Publishers, 2019, Vol: 1, p. 162.

(4) النبأ، 78:8

(4) al-Nabaʾ, 78:8.

(5) الشوریٰ: ۲۹، ۵۰

(5) al-Shūrā, 42:29, 50.

(6)عثمانی، مفتی تقی، اصلاحی خطبات، کراچی، میمن اسلامک پبلیشرز، ۲۰۱۹،ج:۱، ص:۱۶۲

(6) ʿUthmānī, Muftī Taqī, Iṣlāḥī Khuṭbāt, Karachi, Maiman Islāmī Publishers, 2019, Vol: 1, p. 162.

(7) https://thefatwa.com/urdu/questionID/169

(7) https://thefatwa.com/urdu/questionID/169

(8)Ali ،Zulfiqar؛ Bisset ،Victoria (July 20, 2018). "The transgender acid attack survivor running for parliament" –

www.bbc.com.

(8) Ali, Zulfiqar; Bisset, Victoria (July 20, 2018). "The transgender acid attack survivor running for parliament" – www.bbc.com.

(9)سورہ آل عمران۔ ۳:۶۱

(9) Sūrah Āl ʿImrān, 3:61.

(10)سجستانی، سلیمان بن اشعث، امام ابوداوٗد، سنن ابوداوٗد شریف، مطبوعہ لاہور، دار الکتب العربی، کتاب الادب، باب فی التشدید فی الکذب، (2001)، جلد:2، ص:339

(10) Sijistānī, Sulaymān ibn al-Ashʿath, Imām Abū Dāwūd, Sunan Abī Dāwūd Sharīf, Lahore, Dār al-Kutub al-ʿArabiyyah, Kitāb al-Adab, Bāb Fī al-Tashdīd Fī al-Kadhīb, (2001), Vol: 2, p. 339.

(11)قشیری، ابوالحسین ابن الحجاج بن مسلم، صحیح مسلم، کتاب الایمان، لاہور، مکتبہ رحمانیہ، 1424ھ، جلد:1، ص:70

(11) Qushayrī, Abū al-Ḥusayn ibn al-Ḥajjāj ibn Muslim, Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Īmān, Lahore, Maktabah Raḥmāniyyah, 1424 AH, Vol: 1, p. 70.

(12)بریلوی، احمد رضاخان، فتاوی رضویہ، لاہور، رضافاونڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ، ۱۹۹۳ء، ج:14، ص:139

(12) Baraylawī, Aḥmad Razā Khān, Fatāwā Razawiyyah, Lahore, Razā Foundation Jāmiʿah Niẓāmiyyah Razawiyyah, 1993, Vol: 14, p. 139.

(13)سورۃبقرہ ۲:188

(13) Sūrah al-Baqarah, 2:188.

(14)سورہ النساء ۴:۷

(14) Sūrah al-Nisāʾ, 4:7.

(15)سورہ النساء، 119:4

(15) Sūrah al-Nisāʾ, 4:119.

(16)ابن سعد، ابوعبداللہ، مراۃ الجنان، حیدر آباد دکن، دائرۃ المعارف، ج:2، ص:313-312

(16) Ibn Saʿd, Abū ʿAbdullāh, Mirʾāh al-Jinān, Ḥaydar Ābād Dakkan, Dāʾirat al-Maʿārif, Vol: 2, pp. 312-313.

[17]قشیری،ابو الحسین ابن الحجاج بن مسلم ، صحیح مسلم ،کتاب اللباس والزینه، باب تحریم فعل الواصله، کراچی،دارالرحمانیہ ، 1424ھ، ج:2، ص:205

(17) Qushayrī, Abū al-Ḥusayn ibn al-Ḥajjāj ibn Muslim, Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Libās wa al-Zīnah, Bāb Taḥrīm Faʿl al-Wāṣilah, Karachi, Dār al-Raḥmāniyyah, 1424 AH, Vol: 2, p. 205.

[18] بخاری، محمد بن اسماعیل ، ابوعبداللہ،(۱۴۰۵ھ)،الجامع الصحیح ،لاہور،مکتبہ ضیاءالقرآن،،کتاب الذبائح، باب ما یکره من القتله، ج:2، ص:829

(18) Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, Abū ʿAbdullāh, (1405 AH), al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ, Lahore, Maktabah Ḍiyāʾ al-Qurʾān, Kitāb al-Dhabāʾiḥ, Bāb Mā Yukraḥ Min al-Qatlah, Vol: 2, p. 829.

[19]سورہ الانبیاء،74:21

(19) Sūrah al-Anbiyāʾ, 21:74.

[20]بخاری، محمد بن اسماعیل،ابوعبداللہ،الجامع الصحیح،کتاب اللباس، باب : المتشبهون بالنساء،لاہور،مکتبہ رحمانیہ،۱۴۰۵ھ،ج:2،ص:874

(20) Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, Abū ʿAbdullāh, al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ, Kitāb al-Libās, Bāb al-Mutashabbihūn bi al-Nisāʾ, Lahore, Maktabah Raḥmāniyyah, 1405 AH, Vol: 2, p. 874.

(21) منیب الرحمن، مفتی، ٹرانس جینڈر ایکٹ 2018 ہم جنس پرستی کا ایجنڈہ ہے۔"خواجہ سراوں کے تحفظ کا بل اور مضمر خطرات،19جولائی 2019 دنیانیوز

(21) Munīb al-Raḥmān, Muftī, Transgender Act 2018 Hum Jins Parastī Kā Ajenda Hai, "Khawājah Sarāʾoṅ Kay Taḥaffuẓ Kā Bill Aur Muḍmar Khatarāt," Dunyā News, July 19, 2019.

[22]ایضا

(22) Eḍan (ibid.).

[23]النور،31:24

(23) al-Nūr, 24:31.

[24]قشیری،ابوالحسین ابن الحجاج بن مسلم، صحیح مسلم،کتاب الحيض، باب تحريم النظر إلى العورات،بیروت، دالالکتاب،1424ھ،ج:1،ص:266

(24) Qushayrī, Abū al-Ḥusayn ibn al-Ḥajjāj ibn Muslim, Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Ḥayḍ, Bāb Taḥrīm al-Naẓar Ilā al-ʿAwrat, Beirut, Dār al-Kitāb, 1424 AH, Vol: 1, p. 266..

[25]البیھقی، أحمد بن الحسین بن علی بن موسی ابو بکر، سنن البيهقي الكبرى،دار النشر:مکتبة دار الباز،مکة المکرمة،1994،ج:7،ص:159

(25) al-Bayhaqī, Aḥmad ibn al-Ḥusayn ibn ʿAlī ibn Mūsā Abū Bakr, Sunan al-Bayhaqī al-Kubrā, Dār al-Nashr: Maktabah Dār al-Bāz, Makkah al-Mukarramah, 1994, Vol: 7, p. 159

(26) الحجرات،13:49

(26) al-Ḥujurāt, 49:13.

(27) النساء، 1:4

(27) al-Nisāʾ, 4:1.

(28) النحل، 72:16

(28) al-Naḥl, 16:72.

(29) هود، 40:11

(29) Hūd, 11:40.

(30) https://www.banuri.edu.pk/readquestion/%D8%A7-%D9%BE%D8%B1%DB%8C%D8%B4%D9%86-%D8%B3%DB%92-%D8%AC%D9%86%D8%B3-%D8%AA%D8%A8%D8%AF%DB%8C%D9%84-%DA%A9%D8%B1%D8%A7%D9%86%DB%92-%DA%A9%DB%92-%D8%A8%D8%B9%D8%AF-%D9%85%DB%8C%D8%B1%D8%A7%D8%AB-%D9%85%DB%8C%DA%BA-%D8%AD%D8%B5%DB%81-144105200398/08-01-2020

(30)https://www.banuri.edu.pk/readquestion/%D8%A7-%D9%BE%D8%B1%DB%8C%D8%B4%D9%86-%D8%B3%DB%92-%D8%AC%D9%86%D8%B3-%D8%AA%D8%A8%D8%AF%DB%8C%D9%84-%DA%A9%D8%B1%D8%A7%D9%86%DB%92-%DA%A9%DB%92-%D8%A8%D8%B9%D8%AF-%D9%85%DB%8C%D8%B1%D8%A7%D8%AB-%D9%85%DB%8C%DA%BA-%D8%AD%D8%B5%DB%81-144105200398/08-01-2020

(31) قشیری، ابوالحسین ابن الحجاج بن مسلم، صحیح مسلم، بیروت لبنان، دار الفکر، (1424ھ)، رقم الحدیث:2645

(31) Qushayrī, Abū al-Ḥusayn ibn al-Ḥajjāj ibn Muslim, Ṣaḥīḥ Muslim, Beirut, Lebanon, Dār al-Fikr, (1424 AH), Ḥadīth No. 2645.

(32) طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب، المعجم الکبیر، موصل، عراق، مکتبہ العلوم الحکم، 1983ء، رقم الحدیث:381

(32) Ṭabarānī, Abū al-Qāsim Sulaymān ibn Aḥmad ibn Ayyūb, al-Muʿjam al-Kabīr, Mawṣil, Iraq, Maktabah al-ʿUlūm wa al-Ḥikam, 1983, Ḥadīth No. 381.

(33) النساء، 4:119-121

(33) al-Nisāʾ, 4:119-121